سوال

میں صراحتا کہتا ہوں کہ میں سوالات میں آپ کے جوابات سے بہت حیران ہوا ہوں کہ آپ نے سب سوالوں کے جوابات بہت ہی ذھانت وفطانت سے دیئے ہیں، میں حقیقتا اسلام کے بارہ میں مزید معلومات چاہتا ہوں، لیکن میں ہر بار ایک نئی چیز سکھتا ہوں اور کچھ شبہ میں پڑجاتا ہوں اس بار میرا سوال یہ ہے کہ : کیا یہ صحیح ہے کہ قرآن مجید فرقان حمید مرد کے لیے اپنی بیوی کو زدکوب کرنا یا پھر دانتوں سے کاٹنا جائز قرار دیتا ہے ؟ اور اگر جواب اثبات میں ہو تو میں اس کی وضاحت چاہتا ہوں ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

ہمیں یہ بہت ہی خوشی ہوتی ہے کہ اپ ہماری ویب سائٹ پر بہت زیادہ تشریف لاتے اور مطالعہ کرتے ہیں، اور آپ اسلامی تعلیمات سیکھنے کی رغبت رکھتے ہیں، ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ آپ کو اس چیز کی ھدایت نصیب فرمائے جس میں آپ کی دنیا اور آخرت کی سعادت ہے ۔

قرآن مجید میں کہیں بھی کوئی آیت نہیں جس سے یہ اخذ کیا جاسکتا ہو کہ مرد اپنی بیوی کو دانتوں سے کاٹ سکتا ہے ۔

1- قرآن کریم تو خاوند کو حکم دیتا ہے کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ احسان کرے، اور اس سے حسن معاشرت سے پش آئے، حتی کہ اگر قلبی محبت ختم بھی ہوجائے تو پھر بھی اس کے ساتھ اچھا سلوک کرے اس کے بارہ میں قرآن مجید میں کچھ اس طرح بیان کیا گیا ہے :

اوران کے ساتھ اچھے اور احسن انداز میں بود باش اختیار کرو، گو تم انہیں ناپسند کرو لیکن بہت ہی ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو برا جانو، اور اللہ تعالی اس میں بہت ہی بھلائی کردے النساء (19) ۔

2- قرآن مجید نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ عورت کے اپنے خاوند پر کچھ حقوق ہیں، اور اسی طرح خاوند کے بھی اس کی بیوی پر کچھ حقوق ہیں، ان کا ذکر کرتے ہوئے قرآن مجید بیان کرتا ہے :

اور عورتوں کے بھی ویسے ہی حقوق ہیں جیسے ان مردوں کے ہیں اچھائی کے ساتھ، ہاں مردوں کو عورتوں پر فضیلت ہے اور اللہ تعالی غالب ہے حکمت والا ہے البقرۃ (228) ۔

تو مندرجہ بالا آیت اس پر دلالت کرتی ہے کہ مرد کو عورت پر کچھ زیادہ حق حاصل ہیں جو کہ خرچہ وغیرہ میں اس کی مسؤلیت اور ذمہ داری کے بدلہ میں ہیں ۔

3- نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خاوند کو اپنی بیوی کے بارہ میں احسان اور اس کی عزت کرنے کی وصیت فرمائی ہے، بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو لوگوں میں سب سے بہتر ہی اس شخص کو قرار دیا جو اپنی اہل عیال کے ساتھ احسان کرتا ہے ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(تم میں سے سب سے بہتر اور اچھا وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے اچھا ہے، اور میں اپنے گھر والوں کے لیے تم میں سب سے بہتر ہوں) سنن ترمذی حدیث نمبر (3895) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1977) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اس حدیث کو صحیح سنن ترمذي میں صحیح قرار دیا ہے ۔

4-اور بیوی کے ساتھ احسان اوراچھے سلوک کے بارہ میں جوسب سے بہتر اور خوبصورت ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے وہ یہ ہے کہ خاوند کا اپنی بیوی کوکھلانا اوراس کے منہ میں لقمہ ڈالنا یہ اس کےلیے صدقہ کا درجہ رکھتا ہے ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(آپ جوبھی نفقہ کرتے ہیں اس کا اجرملتا ہے حتی کہ وہ لقمہ جو آپ اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتے ہیں وہ بھی) صحیح بخاری حدیث نمبر (6352) صحیح مسلم حدیث نمبر (1628) ۔

4-اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے :

(تم عورتوں کے بارہ میں اللہ تعالی سے ڈرو ، بلاشبہ تم نے انہیں اللہ تعالی کی امان سے حاصل کیا ہے ، اوران کی شرمگاہوں کو اللہ تعالی کے کلمہ سے حلال کیا ہے ، ان پر تمہارا حق یہ ہے کہ جسے تم ناپسند کرتے ہو وہ تمہارے گھر میں داخل نہ ہو ، اگر وہ ایسا کریں توتم انہیں مار کی سزا دو جو زخمی نہ کرے اور شدید تکلیف دہ نہ ہو ، اوران کا تم پر یہ حق ہے کہ تم انہیں اچھے اوراحسن انداز سے نان ونفقہ اوررہائش دو) صحیح مسلم حدیث نمبر (1218) ۔

اور حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان : (جسے تم ناپسند کرتے ہو وہ تمہارے گھر میں داخل نہ ہوں) کا معنی یہ ہے کہ :

وہ انہیں گھر میں داخل ہونے کی اجازت نہ دیں جنہیں تم اپنے گھر میں داخل کرنا اوربٹھانا پسند نہیں کرتے چاہے وہ اجنبی مرد ہو یا پھر کوئی عورت ، یا خاوند کے رشتہ داران سب کو یہ نہی شامل ہے ۔ امام نووی رحمہ اللہ تعالی کی کلام ختم ہوئی ۔

تواس حدیث سے یہ بھی پتہ چلا کہ اگر بیوی خاوند کی نافرمانی اور مخالفت کرتی ہے تو اسے شدید مارنہیں بلکہ ہلکا سا مارا جاسکتا ہے ۔

اور یہ بھی اسی طرح ہے جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا مندرجہ ذیل فرمان ہے :

اورجن عورتوں کی نافرمانی اوربددماغی کا تمہیں ڈراورخدشہ ہوانہیں نصیحت کرو ، اورانہیں الگ بستروں پر چھوڑدو ، اورانہیں مار کی سزا دو اگر تو وہ تمہاری بات مان کر اطاعت کرلیں توپھر ان پرکوئی راہ نہ تلاش کرو یقینا اللہ تعالی بلند وبالا بڑا ہے النساء (34) ۔

توجب عورت اپنے خاوند کے خلاف سرکشی کرے اوراس کی مخالفت کرے اوربات تسلیم نہ کرے تو وہ اس کے ساتھ یہ تین طریقے استعمال کرے سب سے پہلے وعظ ونصیحت اور پھر بستر سے علیحدگی ، اورپھر آخرمیں مار لیکن اس میں بھی یہ شرط ہے کہ وہ شدید قسم کی مار نہ ہو جس سے اسے زخم ہو یا پھر ہڈی ٹوٹنے کا خدشہ ہو ۔

حسن بصری رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

یعنی ایسی مار جوکہ اپنا اثر نہ چھوڑے ۔

اور عطاء رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے غیر مبرح مار کے بارہ میں سوال کیا توان کا جواب تھا کہ مسواک وغیرہ سے مارے ۔

تواس مارسے عورت کی توہین اوراسے اذیت دینا مقصود نہیں بلکہ اسے صرف یہ محسوس اور شعور دلانا ہے کہ وہ اپنے خاوند کے حق میں غلطی کررہی ہے ، اوراس کے خاوند کو اسے صحیح اوراس کی اصلاح کےلیے حق حاصل ہے ۔

واللہ اعلم .

الاسلام سوال وجواب